

صاحبین کی کتابوں میں احکامی احادیث: ایک شمار یاتی تجزیہ

حافظ مبشر حسین *

عہد صحابہ ہی سے حدیث کا ایک وسیع ذخیرہ کوفہ (عراق) میں منتقل ہو چکا تھا جس میں تسلسل کے ساتھ اہل علم اضافہ بھی کرتے رہے، جیسا کہ اصحاب ابن مسعود جنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت ابو موسیٰ اشعری وغیرہ صحابہ (جو کوفہ میں آباد ہوئے اور ان سے کوفہ بلکہ پورے عراق میں دینی و فقہی روایت کا سلسلہ قائم ہوا) کے علاوہ حجاز کے دیگر اکابر صحابہ سے بھی براہ راست احادیث و آثار کا علم حاصل کیا اور اس طرح امام ابو حنیفہؒ کے عہد میں کوفہ اور اس کے گرد و نواح میں اس قدر احکامی احادیث جمع ہو چکی تھیں کہ ان سے فقہاء عراق پیش آمدہ فقہی مسائل میں بخوبی اور بآسانی استدلال کیا کرتے تھے (۱)، گو کہ انہوں نے حدیث کی اس طرح روایت نہیں کی جس طرح امام مالک اور بعد کے محدثین نے کی ہے۔ لہذا بعض حلقوں میں پائی جانے والی یہ رائے کہ "اہل کوفہ اس لیے قیاس و رائے کو زیادہ بروئے کار لائے کہ ان کے پاس حدیث کا ذخیرہ کم تھا" (۲) قطعی طور پر غلط ہے۔ صاحبین کی کتابوں کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کسی طرح بھی اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا (۳)۔ زیر نظر مقالہ میں صاحبین کی کتابوں میں موجود روایات کے شمار یاتی مطالعہ و تجزیہ سے اس رائے کی غلطی واضح کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔

صاحبین کی تصنیفات تو بہت زیادہ ہیں مگر ان میں سے دستیاب اور مطبوعہ کتابوں ہی کو یہاں مدار بحث بنایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے امام ابو یوسف اور پھر امام محمد کی تصنیفات کو زیر بحث لایا جائے گا۔

امام ابو یوسفؒ کی تصنیفات:

۱۔ الآثار (مسند ابی حنیفہؒ):

امام ابو یوسفؒ کی تصنیفات میں سے ایک 'الآثار' ہے اور اسے مسند ابی حنیفہؒ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب بڑے سائز کے دو سو ستاسٹھ (۲۶۷) صفحات پر مشتمل ہے اور بیروت وغیرہ سے شائع ہو چکی ہے (۴)۔ کتاب الآثار کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ بعض لوگ صرف اسے ہی فقہ حنفی کی احکامی احادیث کا مصدر سمجھتے ہیں، حالانکہ حنفی فقہاء نے جن احکامی روایات سے استدلال کیا ہے، وہ الآثار کے علاوہ ان کی دیگر کتب میں بھی موجود ہیں جن کی تفصیل اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ کریں گے۔

کتاب الآثار میں امام ابو یوسفؒ نے ان روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اپنے شیخ امام ابو حنیفہؒ سے سنی ہیں اور جن سے انہوں نے اپنے فقہی مسائل میں استدلال کیا ہے۔ یہ کل ۱۰۶۷ حدیثیں ہیں جن میں مرفوع

* اسٹنٹ پروفیسر/سربراہ شعبہ سیرت، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، پاکستان

(یعنی حدیث نبوی)، موقوف (آثار صحابہ)، مقطوع (آثار تابعین) اور متصل و منقطع (مرسل، معطل) وغیرہ ہر طرح کی روایات شامل ہیں۔

راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق اس کتاب میں کل ۱۰۶۷ روایات میں سے ۲۲۱ مرفوع احادیث ہیں اور ۳۳۰ موقوف احادیث (یعنی آثار صحابہ) ہیں۔ اس کے علاوہ باقی تعداد تابعین کے آثار کی ہے۔

کتاب کی ابواب بندی و مندرجات:

کتاب کی ابواب بندی و مندرجات (جو مصنف نے خود نہیں بلکہ بعد میں محقق ابوالوفاء افغانی نے کی ہے)، سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر فقہی و احکامی نوعیت کی روایات ہیں۔ اس ابواب بندی پر ایک نظر ڈالنا مفید ہوگا:

۱- باب الوضوء	۲- باب الغسل من الجنابة
۳- باب المسح علی الخفین	۴- باب التیمم
۵- باب الاذان	۶- باب افتتاح الصلوة
۷- باب السهو	۸- باب صلاة العیدین
۹- باب فی الاضحية	۱۰- باب صلوة الخوف
۱۱- باب فی غسل لمیت وکفنه	۱۲- باب الزکاة
۱۳- باب المناسک	۱۴- باب لبس المحرم و طیبہ
۱۵- باب القران و ما یجوز علیہ من الطواف و السعی	
۱۶- باب التمتع	۱۷- باب الحصر
۱۸- باب الصيد	۱۹- باب الطلاق
۲۰- باب الخیار	۲۱- باب العدة
۲۲- باب الایلاء	۲۳- باب التطہار
۲۴- باب الحجۃ	۲۵- باب اللعان
۲۶- باب فی العزل	۲۷- باب القضاء
۲۸- باب فی القرائن	۲۹- باب فی الوصایا
۳۰- باب فی الصیام	۳۱- باب فی المبیوع و السلف
۳۲- باب فی المزارعة	۳۳- باب فی الکاتب و المدبر و ام الولد

- ۳۳- باب الغزو والنجش
۳۵- باب الدیات
۳۶- باب الاثریة
۳۷- باب فی البس الحریر والذهب
۳۸- باب فی الخصب والاخذ من المحیة
۳۹- باب فی الذبائح والجنین (۵)-

کتاب الخراج:

کتاب الخراج آپ کی باقی کتابوں کی نسبت ضخیم کتاب ہے۔ یہ دراصل خلیفہ ہارون الرشید کے ایماء پر لکھی گئی تھی اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظم الدول بالخصوص مالیاتی نظام اور اس سے متعلقہ بعض ضروری امور کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید کی خواہش تھی کہ انہیں اس سلسلہ میں بعض ضروری چیزوں کی تفصیلات مہیا کی جائیں، چنانچہ انہوں نے امام ابو یوسفؒ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور آپ نے یہ کتاب مرتب فرمائی۔ امام ابو یوسفؒ نے اس کتاب کا آغاز جس عبارت سے کیا ہے، اس سے ہمیں یہی اندازہ ہوتا ہے، چنانچہ ابو یوسفؒ لکھتے ہیں:

”هذا ما كتب به أبو يوسف رَحِمَهُ اللهُ إِلَى أمير المؤمنين هارون الرشيد، أطال الله بقاء أمير المؤمنين وأدام لَهُ العز في تمام من النعمة ودوام من الكرامة وجعل ما أنعم به عليه موصولا بنعيم الآخرة الذي لا ينفذ ولا يزول ومرافقة النبي ﷺ أن أمير المؤمنين أيده الله تعالى سألني أن أضع لَهُ كتابا جامعاً يعمل به في جباية الخراج والعشور والصدقات والجوالي (۶) وغير ذلك (۷) مما يجب عليه النظر فيه والعمل به وإنما أراد بذلك رفع الظلم عن رعيته والصالح لأمرهم وفقى الله تعالى أمير المؤمنين وسدده وأعانه عَلَى ما تولى من ذلك وسلمه مما يخاف ويحذر وطلب أن أبين لَهُ ما سألني عنه مما يريد العمل به وأفسره وأشرحه وقد فسر ذلك وشرحته“ (۸)

”یہ وہ دستاویز ہے جو ابو یوسف نے امیر المؤمنین ہارون الرشید کو ارسال فرمائی تھی۔ اللہ امیر المؤمنین کی عمر دراز کرے اور ان کو ہمیشہ ہر طرح کی نعمتوں کے ساتھ، شان و شوکت سے سرفراز کیے رہے۔ خدا کرے کہ آج ان پر جو انعامات ہو رہے ہیں، ان کے بعد انہیں آخرت کی لازوال اور غیر فانی نعمت بھی عطا ہو اور نبی کریم ﷺ کی رفاقت نصیب ہو۔ امیر المؤمنین نے، اللہ ان کی مدد فرمائے، مجھ سے ایک جامع تحریر طلب کی ہے جس کو وہ خراج، عشور، صدقات اور جوالی کی تحصیل میں اپنا دستور العمل بنا سکیں اور جو ان کے دوسرے امور میں بھی ان کی رہنمائی کر سکے۔ جن پر غور و فکر کرنا اور عمل کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اس تحقیق سے امیر المؤمنین کا منشاء یہ ہے کہ اپنی رعایا پر سے ہر طرح کے ظلم کا ازالہ کریں اور ان کے

معاملات درست فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کو اپنی ان ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے، ان کو راہ راست پر رکھے اور ان کی دست گیری فرمائے اور خوف و خطرہ کی باتوں سے ان کو محفوظ رکھے۔ انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ بالا جن امور پر وہ عمل درآمد کا ارادہ رکھتے ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ کر دوں۔ چنانچہ میں نے ان امور کو کافی تفصیل کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔“

اہل علم کے نزدیک کتاب الخراج کی اہمیت:

اہل علم نے امام ابو یوسفؒ کی کتاب الخراج کو بڑی اہمیت دی ہے مثلاً معروف محقق ابو ہریرہ کتاب الخراج کا تعارف کراتے ہوئے اس کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں: ”یہ کتاب قاضی ابو یوسف کا ایک خط ہے جو انہوں نے خلیفہ ہارون الرشیدؒ کے نام لکھا تھا۔ اس خط میں انہوں نے حکومت کے مالی وسائل اور ذرائع آمدن کی تفصیلات پر بڑی دقیق اور عمدہ بحث کی ہے۔ آپ نے اس میں قرآن مجید، احادیث اور صحابہ کے فتاویٰ پر اعتماد کیا ہے۔“ (۹)

نیز لکھتے ہیں: ”اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر بہترین اور نہایت قیمتی فقہی سرمایہ ہے اور جس دور میں یہ لکھی گئی اس میں اس کتاب کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔“ (۱۰)

کتاب الخراج کے مندرجات:

یہ کتاب دوسری صدی ہجری میں لکھی گئی جب کہ اس وقت کوئی اور قابل ذکر تصنیف اس سلسلہ میں موجود نہیں تھی اور نہ ہی یہ فن ابھی اپنی ارتقائی شکل کو پہنچا تھا، اس لیے اس کا اسلوب وہ نہیں جو کسی بھی فن میں لکھی جانے والی کسی جامع و مربوط کتاب کا ہوتا ہے (۱۱)، اور نہ ہی یہ قانون پر مشتمل کوئی دستاویز ہے، البتہ اس کے باوجود یہ کتاب ان دونوں پہلوؤں سے بہت حد تک تعلق رکھتی ہے۔ فی اعتبار سے یہ فقہ المالیات اور نظم الدول کے موضوع سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا بڑا حصہ فقہ المالیات بالخصوص مالِیۃ الدولۃ پر مشتمل ہے جو کہ نظم الدول ہی کا ایک شعبہ ہے۔ نیز نظم الدول سے متعلقہ دیگر مباحث بھی پوری کتاب میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ اور قانونی اعتبار سے اس کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں حاکم وقت کو مالیاتی نظم سے متعلقہ ایسی اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں جن کی روشنی میں حکومت کے لیے قانون سازی ممکن ہے۔

کتاب الخراج کے اہم مندرجات درج ذیل ہیں:

- ۱۔ خلیفہ کو نصیحتیں
- ۲۔ خلیفہ کی رہنمائی کے لیے منتخب احادیث
- ۳۔ مال غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ
- ۴۔ عراق و شام کی فتوحات، خراج کی وصولی اور حضرت عمرؓ کا نظام کار

- ۵۔ خراج کی شرحوں اور مقداروں میں تبدیلی کا مسئلہ
 - ۶۔ عراقی جاگیروں کے مسائل
 - ۷۔ عراقی و شامی جاگیروں کے محاصل اور ان کی مقداریں
 - ۸۔ عراق و شام کے علاوہ زمینوں کی نوعیت
 - ۹۔ غیر آباد (مردہ) زمینوں کی آبادکاری کا مسئلہ
 - ۱۰۔ اسلام قبول کرنے والوں کے مال و جان کا مسئلہ
 - ۱۱۔ باغیوں کے جان و مال کا مسئلہ
 - ۱۲۔ زکاۃ سے متعلق احکام
 - ۱۳۔ کنوؤں، نہروں، دریاؤں اور آبپاشی سے متعلق بعض مسائل
 - ۱۴۔ عمال خراج کے لیے ہدایات
 - ۱۵۔ ذمیوں سے متعلق مسائل [جزیہ، تجارتی ٹیکس، مذہبی آزادی کی حدود، وغیرہ]
 - ۱۶۔ باغیوں، چوروں اور قصاص و حدود سے متعلق مسائل
 - ۱۷۔ مرتد ہونے والوں سے متعلق احکام
 - ۱۸۔ قاضیوں، عاملوں اور گورنروں کے وظائف سے متعلق مسائل
 - ۱۹۔ سرحدوں کی حفاظت اور جاسوسوں سے متعلق مسائل
 - ۲۰۔ مشرکوں اور باغیوں سے جنگ اور متعلقہ مسائل (۱۲)۔
- یہ وہ مندرجات ہیں جنہیں امام ابو یوسفؒ نے خصوصیت کے ساتھ موضوع بحث بنایا ہے، تاہم ضمنی طور پر کتاب الخراج میں کئی اور اہم موضوعات بھی زیر بحث آئے ہیں مثلاً:
- ۱۔ اس کتاب میں پہلی دو صدیوں کی جنگی و سیاسی تاریخ سے متعلق بہت سی معلومات ملتی ہیں (۱۳)۔
 - ۲۔ ابتدائی دو صدیوں میں فقہاء اسلام فقہی مباحث میں قرآن، حدیث، آثار، قیاس وغیرہ سے کس طرح استدلال کرتے تھے، اس بارے میں بھی اس کتاب میں کافی معلومات ملتی ہیں (۱۳)۔
 - ۳۔ اسی طرح فقہی اختلافات میں مستحسن طرز عمل کا نمونہ بھی ملتا ہے (۱۵)۔
 - ۴۔ امام ابو یوسفؒ جن مسائل میں فقہی توسع کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، وہاں وہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں (۱۶)۔
 - ۵۔ ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں جہاں امام ابو یوسفؒ اپنے استاد ابو حنیفہؒ سے دلائل کی بنیاد پر اختلاف کرتے ہیں۔ کہیں وہ

ان کی رائے کو ان دلائل کی بنیاد پر، اور کہیں دیگر فقہاء کے استدلال کی بنیاد پر چھوڑ دیتے ہیں، اور اپنی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور کہیں وہ اپنے استاد کی رائے کو دوسروں کی آراء پر ترجیح دیتے ہیں۔ (۱۷)

کتاب الخراج میں احادیث و آثار اور ان سے استدلال:

کتاب الخراج اگرچہ فی طور پر حدیث کی کتاب نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس میں احادیث و آثار بڑی کثرت کے ساتھ روایت کیے گئے ہیں اور ان سے بے شمار مسائل پر استدلال و استشہاد کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار کی تحقیق کے مطابق کتاب الخراج میں مرفوع روایات کی تعداد دو سو تیس (۲۲۳) ہے اور آثار صحابہ یعنی موقوف روایات کی تعداد دو سو نانوے (۲۹۹) ہے۔ علاوہ ازیں تابعین سے مروی آثار و اقوال اس کے علاوہ ہیں اور محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد دو سو (۲۰۰) سے زائد ہے (۱۸)۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ان روایات کا بیشتر حصہ مالی معاملات سے متعلق ہے جو کہ کتاب کا اصل موضوع ہے۔

۳۔ الروی علی سیر الاوزاعی:

امام ابو یوسفؒ کی یہ کتاب بھی مطبوعہ ہے۔ سن ۱۳۵۷ ہجری میں یہ کتاب پہلی مرتبہ درمیانی ضخامت کے کم و بیش ۱۴۰ صفحات پر مشتمل، لجزہ احیاء المعارف العثمانیہ (ہند) کی طرف سے شائع ہوئی۔ پاکستان سے اس کی طباعت ۱۳۴۱ ہجری میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ (کراچی) سے ہوئی۔ محقق کو کتاب کا مخطوط دستیاب نہیں ہوا بلکہ انہوں نے امام شافعیؒ کی الام کی مدد سے اسے مدون کر کے شائع کیا ہے۔

سبب تصنیف:

امام ابو حنیفہؒ کا طریقہ کاریہ تھا کہ آپ اپنے تلامذہ کو مختلف علوم املاء کرایا کرتے تھے۔ آپ نے "سیر" (۱۹) پر بھی اپنے تلامذہ کو ایک کتاب املاء کرائی تھی۔ ان میں سے کسی شاگرد غالباً امام محمدؒ کا لکھا ہوا نسخہ امام اوزاعیؒ (م ۱۵۷ھ) جو اپنے وقت میں دیار شام کے سب سے بڑے فقیہ تھے (۲۰)، تک پہنچا تو انہوں نے کہا: "اہل عراق کو اس فن میں کیا درک! انہیں تو سیر کا علم ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے غزوات عراق میں نہیں بلکہ شام اور حجاز میں پیش آئے تھے۔" پھر امام اوزاعیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کی سیر کے رد میں کتاب لکھی اور اس کے جواب میں مذکورہ بالا کتاب لکھی گئی (۲۱)۔

کتاب کے مندرجات:

اس کتاب کے ضمنی مباحث سیر ہی کے موضوع کے گرد گھومتے ہیں، تاہم وضاحت کے لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ

اس میں سیر کے درج ذیل ضمنی موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے:

- ۱۔ مال غنیمت اور حصص کا بیان
- ۲۔ گھوڑوں کے حصوں کا بیان
- ۳۔ قیدی عورتوں سے متعلق مسائل کا بیان
- ۴۔ غلاموں سے متعلق مسائل کا بیان
- ۵۔ میدان جنگ میں کفار کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے متعلق مسائل کا بیان
- ۶۔ دارالحرب میں خرید و فروخت سے متعلق مسائل کا بیان
- ۷۔ دارالحرب میں حدود سے متعلق مسائل کا بیان
- ۸۔ دارالحرب میں دشمن کے املاک کی جاہی سے متعلق مسائل کا بیان
- ۹۔ خراج اور جزیہ سے متعلق مسائل کا بیان
- ۱۰۔ مرتد سے متعلق مسائل کا بیان

کتاب کا اسلوب بیان:

اس کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ امام ابو یوسفؒ سیر سے متعلقہ کسی مسئلہ کے بارے میں پہلے امام ابو حنیفہؒ کا موقف بیان کرتے ہیں مگر دلائل کی تفصیلات پیش نہیں کرتے، پھر امام اوزاعیؒ کا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں اور ان کے دلائل بھی بیان کر دیتے ہیں اور پھر امام ابو حنیفہؒ کے موقف کو ترجیح دیتے ہوئے ان کے دلائل بیان کرتے ہیں اور امام اوزاعیؒ کے پیش کردہ دلائل کا عقلی و نقلی دونوں طرح کے دلائل سے رد کرتے ہیں۔ پوری کتاب کا عمومی اسلوب یہی ہے، مگر بعض جگہ اس اسلوب میں فرق بھی پایا جاتا ہے، مثلاً:

- ۱۔ آپ نے اکثر و بیشتر امام ابو حنیفہؒ ہی کے موقف کو ترجیح دی ہے مگر بعض جگہ امام اوزاعیؒ کے موقف کو امام ابو حنیفہؒ کے موقف پر ترجیح دی ہے (۲۲)۔
- ۲۔ بعض جگہ آپ نے اوزاعیؒ کے دلائل کو پیش کیے ہیں مگر ان پر نقد سے سکوت کیا ہے (۲۳)۔
- ۳۔ بعض جگہ آپ نے مسئلہ کو ذکر کیا ہے مگر اس میں امام اوزاعیؒ کے اختلاف کو پیش نہیں کیا (۲۴)۔
- ۴۔ بعض جگہ آپ نے دونوں اماموں کے نقطہ ہائے نظر کو پیش کر دیا ہے مگر ان دونوں کے درمیان کوئی نقد و محاکمہ نہیں کیا (۲۵)۔

نقد و محاکمہ میں سخت لہجہ:

اگرچہ یہ کتاب امام ابوحنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ کے درمیان کچھ فقہی مسائل کے مقارنہ کو پیش کرتی ہے اور ادب و احترام کی حدود کا پاس دلچاظ بھی اس میں کیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض جگہ امام ابو یوسفؒ امام اوزاعیؒ پر نقد کرتے ہوئے سخت لہجہ بھی اختیار کر گئے ہیں، مثلاً ایک جگہ آپ امام اوزاعیؒ پر نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”امام اوزاعی کا یہ قول کہ ”ائمہ مسلمین کے ہاں اس مسئلہ میں یہی موقف چلا آ رہا ہے“ ایسے ہی ہے جیسے اہل حجاز سے بیان کیا جاتا ہے [کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں اس پر ایسے ہی عمل چلا آ رہا ہے]، یا پھر اوزاعی نے یہ بات شام کے ان ”مشارخ“ سے اخذ کی ہوگی جنہیں وضو اور تشہد بھی اچھی طرح سے نہیں آتا اور نہ ہی وہ اصول فقہ کو سمجھتے ہیں!“ (۲۶)۔

کتاب ”الرشد علی سیر الاوزاعی“ میں احادیث و آثار:

اس کتاب میں امام ابو یوسفؒ نے امام ابوحنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ کے مابین کچھ اختلافی مسائل میں نقد و محاکمہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں دونوں طرف سے پیش کی جانے والی دلیلوں جن میں زیادہ تعداد احادیث و آثار کی ہے، پیش کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں احادیث کو باقاعدہ روایت کرنے کی بجائے زیادہ تر ان کا کوئی معروف جملہ یا مطلوب حصہ بیان کر کے پوری روایت کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس میں موجود فقہی مباحث پر نقد و نظر شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم ایک محتاط اندازے کے مطابق دوسو کے قریب احکامی روایات (بشمول مرفوع و موقوف) اس کتاب میں موجود ہیں جو موضوع کتاب کی مناسبت سے زیادہ تر مغازی و سیر ہی کی قبیل سے ہیں۔

علاوہ ازیں اس کتاب میں حدیث و سنت سے استدلال کے سلسلہ میں کچھ اصولی مباحث بھی ہیں جن کی وجہ سے اس کتاب کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ اختلاف ابی حنیفہ و ابن ابی لیلیٰ:

ابن ابی لیلیٰ دراصل کوفہ کی ایک بہت بڑی علمی شخصیت تھی۔ آپ کا نام و نسب یہ ہے: محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ۔ آپ سن ۷۷ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۱۴۸ ہجری میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ آپ مسلسل ۳۳ سال پہلے بنو امیہ کی طرف سے، پھر بنو عباسیہ کی طرف سے، کوفہ کے قاضی رہے۔ آپ کا شمار بھی ’اہل الرأی‘ میں ہوتا ہے (۲۷)۔ امام ابو یوسفؒ پہلے ابن ابی لیلیٰ کے پاس حصول علم کے لیے جایا کرتے تھے، نو سال تک یہ سلسلہ تعلیم جاری رہا۔ پھر آپ ابن ابی لیلیٰ کو چھوڑ کر امام ابوحنیفہؒ کی مجلس علم میں شامل ہو گئے (۲۸)۔ آپ نے اپنے شیخ ابن ابی لیلیٰ کی مجلس کو کیوں چھوڑا؟ اس کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں:

۱۔ ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ ابو یوسفؒ اپنے شیخ ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ ایک شخص کی شادی میں شریک تھے۔ جب شیرینی تقسیم ہوئی تو ابو یوسفؒ نے بھی اسے حاصل کیا مگر ان کے شیخ نے اس پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا: کیا تم جانتے نہیں کہ یہ حلال نہیں ہے۔ پھر ابو یوسفؒ امام ابو حنیفہؒ کے پاس آئے اور ان سے اسی مسئلہ میں ان کی رائے دریافت کی تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ ہمیں اس سلسلہ میں یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں ایک انصاری صحابی کی شادی کے موقع پر کھجوریں تقسیم کی گئیں تو آپؐ نے انہیں تناول فرمایا اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی اجازت دی کہ وہ انہیں حاصل کر لیں۔ اسی طرح ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے موقع پر سواونٹ قربان کیے اور اور ہراونٹ سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیا اور پھر فرمایا کہ جو ان اونٹوں کا گوشت کاٹنا چاہے وہ کاٹ سکتا ہے۔ لہذا یہ اور اس جیسی نوعیت کے چیزیں بہہ کی قبیل سے ہیں جو شرعاً مستحسن ہیں۔ یہ سن کر ابو یوسفؒ پر دونوں اماموں کی فتہی بصیرت کا فرق واضح ہوا تو وہ امام ابو حنیفہؒ کی مجلس میں چلے آئے (۲۹)۔

۲۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام ابو یوسفؒ امام زفر جو کہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے، سے مناظرے کیا کرتے تھے اور ان مناظروں میں ابو یوسفؒ کے لیے وہ فرق واضح ہوا جو ابن ابی لیلیٰ اور امام ابو حنیفہؒ کے مابین پایا جاتا تھا، تو انہوں نے ابو حنیفہؒ کی مجلس کو اختیار کر لیا (۳۰)۔

پھر اس کے بعد انہیں یہ بات اچھی لگی کہ وہ ان مسائل کو مرتب کریں جن میں ابو حنیفہؒ اور ابن ابی لیلیٰ کے مابین اختلاف رائے ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ امام محمدؒ نے ان سے یہ مسائل اخذ کیے اور انہیں ابو یوسفؒ کی سند سے روایت کیا، البتہ انہوں نے اس میں بعض ان مسائل کا اضافہ بھی کر دیا جو انہوں نے ابو یوسفؒ کے علاوہ کسی اور سے سنے تھے۔ اصل تصنیف تو ابو یوسفؒ کی ہے، لیکن تالیف کے اعتبار سے اس کی نسبت امام محمد شیبانی کی طرف کی جاتی ہے (۳۱)۔

کتاب کے مندرجات:

زیر بحث کتاب کے مندرجات اس کی فہرست کی ترتیب کے مطابق درج ذیل ہیں:

- | | |
|----------------------------|---------------------------|
| ۱۔ غصب کا بیان | ۲۔ عیب میں اختلاف کا بیان |
| ۳۔ کچے میوے کی بیج کا بیان | ۴۔ بیج مضاربہ کا بیان |
| ۵۔ بیج سلم کا بیان | ۶۔ مزارعت کا بیان |
| ۷۔ دعویٰ اور صلح کا بیان | ۸۔ صدقہ اور ہبہ کا بیان |

۹۔	ودیعت کا بیان	۱۰۔	گرد (رہن) کا بیان
۱۱۔	قرض میں حوالہ اور کفالہ کا بیان	۱۲۔	قرض (کے بعض دیگر مسائل) کا بیان
۱۳۔	قسموں کا بیان	۱۴۔	وصیت کا بیان
۱۵۔	وراثت کا بیان	۱۶۔	وصی حضرات کا بیان
۱۷۔	شرکت، حقیق (آزادی) وغیرہ کا بیان		
۱۸۔	مکاتب کا بیان		
۱۹۔	قسموں (سے متعلق کچھ اضافی مسائل) کا بیان		
۲۰۔	ادھار اور اناج کا بیان	۲۱۔	مزدور اور اجرت کا بیان
۲۲۔	تقسیم	۲۳۔	نماز کا بیان
۲۴۔	خوف کی نماز کا بیان	۲۵۔	زکاة کا بیان
۲۶۔	روزوں کا بیان	۲۷۔	حج کا بیان
۲۸۔	دیت کا بیان	۲۹۔	چوری کا بیان
۳۰۔	قضاء کا بیان	۳۱۔	تہمت کا بیان
۳۲۔	نکاح کا بیان	۳۳۔	طلاق کا بیان
۳۴۔	حدود کا بیان (۳۲)۔		

کتاب کا اسلوب بیان:

اس کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ امام ابو یوسفؒ اختلافی فقہی مسائل میں سے کسی مسئلہ کے بارے میں پہلے امام ابو حنیفہؒ کا موقف بیان کرتے ہیں، پھر ساتھ ہی اپنی رائے بھی بتا دیتے ہیں جو بالعموم یہ ہوتی ہے کہ میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں، پھر آپ قاضی ابن ابی لیلیٰؒ کا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے دلائل بھی بیان کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ ابن ابی لیلیٰؒ کے موقف کی علمی کمزوری واضح کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے موقف کو ترجیح دیتے ہوئے ان کے دلائل اور طرز استدلال بیان کرتے ہیں۔ پوری کتاب کا عمومی اسلوب یہی ہے، مگر بعض جگہ اس اسلوب میں فرق بھی پایا جاتا ہے، مثلاً:

۱۔ امام ابو یوسفؒ نے اپنے دونوں اساتذہ (یعنی ابو حنیفہؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ) کے اختلافی مسائل کا محاکمہ کرتے ہوئے زیادہ تر فقہی مسائل میں ابن ابی لیلیٰؒ کے موقف کو کمزور ثابت کیا ہے، تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اسی کتاب میں تقریباً ۵۰ سے زائد مسائل میں آپ نے ابن ابی لیلیٰؒ کی رائے کو ترجیح دی ہے اور اگر اس کا کتاب میں شامل کل

مسائل سے تناسب بیان کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ کم و بیش ایک چوتھائی فقہی مسائل میں آپ نے ابن ابی لیلیٰ کے موقف کو ابوحنیفہ کے موقف پر ترجیح دی ہے (۳۳)۔ جن مسائل میں آپ نے ابن ابی لیلیٰ کے موقف کو ترجیح دی ہے ان میں سے پانچ مسئلے ایسے ہیں جن میں آپ نے بعد میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کی طرف رجوع کر لیا تھا (۳۴)۔

۲۔ ابو یوسفؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے موقف کو جہاں بھی ترجیح دی ہے، ساتھ اس کے دلائل بھی پیش کیے ہیں مگر بعض مسائل میں ابوحنیفہؒ کو ترجیح تو دی ہے مگر ان کے مسئلہ (دلیل) کو ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش کی ہے۔ (۳۵)

۳۔ بعض مسائل میں آپ نے کسی کو ترجیح نہیں دی بلکہ سکوت اختیار کیا ہے۔ (۳۶)

۴۔ اس کتاب میں زیادہ تر وہی مسائل بیان ہوئے ہیں جن میں دونوں اماموں کا اختلاف ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے بھی واضح ہے، مگر ابو یوسفؒ نے ساتھ ساتھ کچھ ایسے مسائل کی نشاندہی بھی فرمائی ہے جو دونوں ائمہ کے درمیان متفق ہیں۔ (۳۷)

زیر نظر کتاب میں احادیث و آثار:

اس کتاب میں راقم کے شمار کے مطابق ایک کم ایک سو روایات ہیں جن میں سے بائیس ۲۲ مرفوع اور ۹ موقوف ہیں۔ امام محمدؒ کی تصنیفات میں ذخیرہ حدیث:

اب ذیل میں امام محمدؒ کی مطبوعہ و دستیاب کتب میں موجود احادیث کا ایک جائزہ لیا جاتا ہے۔
۱۔ کتاب الاصل (المبسوط):

امام محمدؒ کی یہ تالیف فقہ حنفی کی اساس ہے، اسی لیے اسے 'الاصل' (اساس) کہا جاتا ہے، ورنہ اس کتاب کی جامعیت کی وجہ سے اسے 'المبسوط' بھی کہا جاتا ہے، مگر افسوس کہ اس کتاب کا ایک بڑا حصہ ماضی قریب تک لوگوں کی نظر سے اوجھل رہا۔ اب حال ہی میں اس کا مکمل نسخہ ڈاکٹر محمد بوینو کالن کی تحقیق کے ساتھ قطر کی وزارت اوقاف نے شائع کیا ہے۔ ان سے پہلے اس کتاب کا ایک بڑا حصہ یعنی کتاب الطہارۃ سے کتاب المیوع تک، لجزیۃ الاحیاء المعارف النعمانیۃ (حیدر آباد دکن) سے مولانا ابو الوفا افغانی صاحب کی تحقیق سے شائع ہوا، جو اوسط درجہ کی پانچ جلدوں اور کم و بیش دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) صفحات پر محیط ہے (۳۸)۔

یہ کتاب (یعنی الاصل) امام محمدؒ کی جامع ترین فقہی کتاب ہے جس میں انہوں نے فقہ کے ہر موضوع سے متعلقہ ٹیکڑوں سوالات کے قرآن و سنت اور اجتہاد و قیاس کی روشنی میں جواب دیئے ہیں۔ یہ کتاب ایک خاص فقہی اسلوب میں لکھی گئی ہے اور وہ اسلوب یہ ہے کہ امام محمدؒ کے شاگرد ابو سلیمان الجوزیؒ نے آپ سے فقہی سوالات کرتے ہیں، اور آپ ان کے جواب دیتے ہیں۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ تقریباً (۳۹) تمام فقہی أبواب پر محیط ہے اور ہر باب کی ذیل میں مسائل نے اتنے سوال کیے ہیں جتنے اس دور کے تناظر میں اس کے لیے ممکن تھے اور امام محمدؒ نے اپنی علمی استعداد کے مطابق ان سب کے

جواب دیئے ہیں۔ اس کتاب میں معروضی و تقدیری ہر نوع کے بیسیوں سوالات امام محمدؒ کے شاگرد الجوز جانی آپؒ کے سامنے اٹھاتے گئے اور آپ ان کے جواب دیتے گئے اور ظاہر ہے اس طرح یہ فقہی کتاب معرض وجود میں آئی۔ سوال و جواب میں امام محمدؒ کا اسلوب ایک عالم کی طرح جواب دینے کی حد تک محدود ہے یعنی آپ سائل کے جواب میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ اور بعض اوقات ہاں یا نہ میں جواب دے دیتے ہیں مگر اپنے استدلال کا مأخذ و مصدر (یعنی نصوص یا مأخذ اجتہاد وغیرہ) بالعموم ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی سائل اس پر اصرار کرتا ہے، البتہ بعض اوقات آپ اپنے مأخذ کی از خود نشاندہی بھی کر دیتے ہیں اور بعض اوقات خود سائل اپنی وضاحت کے لیے مأخذ کا سوال کر لیتا ہے، بالخصوص جب اسے کوئی شبہ و اعتراض لاحق ہوتا ہے، تو اس کی تشفی و توضیح کے لیے آپ مزید وضاحت کر دیتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سائل کوئی عامی نہیں بلکہ خود بھی صاحب علم ہے، تاہم سائل کا مقصد یہ نظر آتا ہے کہ وہ اپنے استاد امام محمدؒ سے تمام فقہی مسائل پر حنفی نقطہ نظر سے رائے لینا چاہتا ہے تاکہ دلائل کی تفصیلات میں جائے بغیر فقہ حنفی کو مرتب کر لیا جائے اور شاید ایسا اس لیے کیا گیا کہ اس طرح فقہ حنفی کے مسائل کو اختصار و جامعیت کے ساتھ عامیوں کے لیے پیش کرنا مطلوب تھا اور اس مقصد کے لیے امام محمدؒ اور جوز جانی دونوں پہلے سے متفق دکھائی دیتے ہیں۔ کتاب الاصل (المبسوط) میں احادیث و آثار:

زیر نظر کتاب میں محتاط اندازے کے مطابق کم و بیش ایک ہزار سے زائد احکامی احادیث و آثار (۴۰) موجود ہیں جس کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلی جلد میں مرفوع احادیث ۲۴ اور آثار ۲۶ ہیں۔ دوسری جلد میں مرفوع احادیث ۴۳، اور آثار ۳۸ ہیں۔ تیسری جلد میں مرفوع احادیث ۲۰، اور آثار ۲۴ ہیں۔ چوتھی جلد میں مرفوع احادیث ۲۰ ہیں اور آثار ۷۷ ہیں۔ اس طرح گویا پہلی چار جلدوں (کتاب الطہارۃ سے کتاب البیوع) میں ۱۰۷ مرفوع اور ۱۶۵ آثار موجود ہیں۔ (۴۱)

۲۔ کتاب الآثار اور اس میں موجود احادیث و آثار:

جس طرح امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہؒ سے مروی روایات کو مرتب کیا اسی طرح یہ کام چند دیگر اہل علم کے علاوہ امام محمدؒ نے بھی کیا ہے۔ امام محمدؒ کا یہ کام بھی الآثار کے نام سے معروف ہے اور اس میں بھی زیادہ تر وہی روایات ہیں جو امام ابو یوسف کی آثار میں ہیں۔ اور ان دونوں کی روایات کی کل تعداد بھی قریب قریب ہے یعنی امام ابو یوسف کی آثار میں ۱۰۶ روایات ہیں جبکہ امام محمدؒ کی آثار میں مرفوع، موقوف اور مقطوع سب ملا کر کل ۹۱۶ روایات موجود ہیں (۴۲)۔ اور ان دونوں کتب "الآثار" میں احادیث و آثار کا بڑا حصہ امام ابو حنیفہؒ کی سند سے روایت کیا گیا ہے۔

۳۔ کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ:

یہ امام محمدؒ کی معرکہ آراء کتاب ہے۔ اس میں آپ نے اپنے اور اہل مدینہ کے فقہی مسائل میں اختلافات اور ان کے متعلقہ دلائل پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔ اس میں آپ نے اپنے شیخ ابو حنیفہؒ اور ان کے علاوہ دیگر شیوخ سے بھی

احکامی احادیث کا ایک بڑا حصہ روایت کیا ہے۔ افسوس کہ یہ کتاب مکمل دستیاب نہ ہو سکی بلکہ غالباً نصف سے کچھ کم حصہ محققین کو دستیاب ہو سکا جو پانچ بڑے ساز کی جلدوں میں سید مہدی حسن کیلانی کی تحقیق و حواشی کے ساتھ زینت طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ (۴۳)

کتاب الحجۃ میں احادیث و آثار:

اس مطبوعہ نسخہ کی ہر جلد اوسطاً ۶۰۰ صفحات پر محیط ہے اور ہر تین صفحات پر اوسطاً دو حدیثیں موجود ہیں اور یوں اس نسخہ کے ناقص ہونے کے باوجود کم و بیش ایک سے دو ہزار مرفوع و موقوف احادیث کا ذخیرہ اس میں موجود ہے، تاہم اس ذخیرہ میں عراقیوں کی مستدل احادیث کے پہلو بہ پہلو حجازیوں کی مستدل احادیث بھی موجود ہیں۔ (۴۴)

۴۔ الجامع الکبیر

یہ کتاب صرف فقہی مسائل بتاتی ہے اور دلائل سے تعرض نہیں کرتی، اس لیے اس میں آیات اور احادیث موجود نہیں ہیں۔ تاہم فقہی مسائل بیان کرتے ہوئے امام ابو یوسف اور امام محمد کے پیش نظر دلائل ضرور ہوتے تھے۔ بطور ثبوت اس کتاب کے مسائل کا امام محمد کی کتاب الآثار، اور الاصل وغیرہ سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ امام سرخسی کی المہبوط اور دیگر کتب فقہ حنفی بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

۵۔ الجامع الصغیر:

الجامع الکبیر کی طرح اس میں بھی دلائل ذکر کیے بغیر محض فقہی مسائل سے تعرض کیا گیا ہے۔ یہ الجامع الکبیر کی نسبت چھوٹی کتاب ہے اور اس میں ۱۵۳۲ مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ (۴۵)

۶۔ زیادات:

اس میں وہ فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں جو الجامع الکبیر (اور مصنف کی دیگر تالیفات) میں بیان ہونے سے رہ گئے تھے۔ اس میں الجامع الکبیر کے طریقہ کار کی پیروی کی گئی ہے اور یہ بھی الجامع الکبیر کی طرح دلائل کے ذکر سے خالی ہے۔

۷۔ زیادات الزیادات:

اس کتاب میں وہ مسائل ہیں جو زیادات میں بھی نہ آسکے تھے جیسا کہ اس کے نام ہی سے واضح ہے اور اس میں بھی دلائل کا کوئی ذکر نہیں۔

۸۔ السیر الصغیر:

اس کتاب میں کل ۴۰ روایات ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم کے تحقیق و ترجمہ شدہ نسخے (۴۶) کے مطابق پہلے باب، جس کا عنوان مذکور نہیں، میں صرف ۳۰ احادیث ہیں۔ پہلی حدیث امام ابو حنیفہ سے سند النقل کی گئی ہے جبکہ بقیہ احادیث میں سند نہیں۔ شاید کتاب کی دیگر احادیث کی بھی وہی سند ہو جو پہلی حدیث کی ہے۔ آگے چند موقوف روایات ہیں۔ اور اس طرح یہ کل ۴۰ روایات ہیں۔

۹۔ السیر الکبیر:

اس کا اصل متن مقالہ نگار کو دستیاب نہیں ہو سکا، البتہ امام سرخسی کی "شرح السیر الکبیر" کے ساتھ یہ تین جلدوں

میں مطبوع موجود ہے۔ اس کتاب میں بھی احادیث کا ایک گراں قدر ذخیرہ موجود ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی پہلی جلد کے پہلے نصف یعنی ۱۸۴ صفحات تک ۱۸۲، احادیث موجود ہیں۔

۱۰۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب:

محققین نے امام محمد کی تالیفات میں مذکورہ بالا کتاب کا شمار بھی کیا ہے۔ اسے امام سرحسی نے اپنی المہموط میں شامل کیا ہے اور اس کی شرح بھی کی ہے۔ اس میں بھی اپنے موضوع سے متعلقہ چند ایک احادیث و آثار موجود ہیں۔

۱۱۔ مؤطا محمد:

امام محمد کو امام مالک کی شاگردی کا شرف بھی حاصل ہے۔ چنانچہ آپ نے امام مالک کی مؤطا کو خود بھی روایت کیا ہے اور اپنے روایت کردہ نسخہ میں آپ نے جابجا امام مالک سے فقہی اختلافات بھی کیے ہیں اور اس دوران بعض مواقع پر آپ نے اپنی اور اپنے شیخ کی آراء کا اضافہ بھی کیا ہے، نیز بعض جگہ اپنے مکتب فکر کی تائید میں کئی احادیث و آثار، جو امام مالک کی مؤطا میں نہیں، کا اضافہ بھی کیا ہے۔ (۴۷)

اس کتاب سے کم از کم یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ جازویوں کا ذخیرہ حدیث جو مؤطا امام مالک (۴۸) کی شکل میں تھا، دوسری صدی ہجری کے نصف آخر میں عراقیوں کی دسترس میں آچکا تھا جبکہ اس کے برعکس جازویوں کے پاس عراقیوں کا مکمل ذخیرہ حدیث نہیں تھا (۴۹)۔ اس سے یہ دعویٰ خلاف حقیقت یا مبالغہ پر مبنی نہیں رہ جاتا کہ فقہ حنفی کے مدون امام محمد کے دور میں عراقیوں کے پاس جازویوں سے زیادہ ذخیرہ حدیث موجود تھا اور انہوں نے اس ذخیرہ میں سے صرف انہیں احادیث کو مدار فقہ بنایا جو ان کے صحت و استناد کے قائم کردہ معیار اصولوں کے مطابق صحیح قرار پائی تھیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱- ذیل میں ایک واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوفہ کے اہل علم کے پاس احکامی احادیث کا وافر ذخیرہ موجود تھا اور وہ فقہی مسائل میں حدیث سے استدلال کرتے تھے، گو کہ رائے یا افتاء کے موقع پر اپنے مسئلہ کو ذکر نہیں کرتے تھے مگر مسائل کی وضاحت طلبی پر وہ مسئلہ بھی بتا دیتے تھے:

”عبد الصمد بن عبد الوارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کی کتاب میں یہ تحریر پائی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا اور وہاں ابو حنیفہؒ، ابن شبرمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بھی آئے ہوئے تھے۔ میں ابو حنیفہؒ کے پاس گیا اور ان سے مسئلہ پوچھا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی بیع کرے اور ساتھ کوئی شرط بھی مقرر کر لے؟ تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ بیع اور شرط دونوں ہی باطل ہیں۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا تو انہوں نے اس مسئلہ میں فرمایا کہ شرط تو باطل ہے مگر بیع جائز ہے۔ پھر میں ابن شبرمہؒ کے پاس گیا تو انہوں نے اس مسئلہ میں کہا کہ بیع اور شرط دونوں جائز ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ! تینوں کوفہ کے فقہاء ہیں اور ایک ہی مسئلہ میں تینوں کا جواب مختلف ہے۔ چنانچہ میں پھر ابو حنیفہؒ کے پاس گیا اور ابن شبرمہؒ اور ابن ابی لیلیٰ دونوں نے میرے سوال کا جو جواب دیا تھا، اس کے بارے میں انہیں بتایا تو وہ کہنے لگے کہ میں ان کی رائے سے آگاہ نہیں ہوں، جہاں تک میری رائے ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے بیع اور شرط سے منع کیا ہے“۔ یہ سن کر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا اور ابو حنیفہؒ اور ابن شبرمہؒ کی رائے کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا، مجھے ان کے بارے میں علم نہیں ہے، جہاں تک میری رائے ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ مجھے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے، اور انہیں حضرت عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (عائشہؓ) سے فرمایا: ”بریرہ کو خرید لو اور اس کے (پہلے) مالکوں سے ولاء کی شرط کر لو، پس ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے (غلام کو) آزاد کیا“۔ چنانچہ اس حدیث میں بیع کو جائز قرار دیا گیا ہے جبکہ شرط کو باطل قرار دیا گیا ہے۔ یہ سن کر میں ابن شبرمہؒ کے پاس گیا اور باقی دونوں فقہیوں کے جواب سے انہیں آگاہ کیا تو انہوں نے کہا، مجھے ان کے بارے میں علم نہیں، مجھے تو مسعود بن حکیم نے محارب بن دثار سے اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جابر کہتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹنی خریدی، جبکہ میں نے اس پر (مدینہ جانے تک) سواری کی شرط لگائی، تو آپ نے بیع اور شرط دونوں کو جائز قرار دیا۔ (شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ القرطبی، المواقفات، دار ابن عفا، ط اول ۱۹۹۷ء، ۲۳۱/۵، سرخسی، محمد بن احمد بن ابی ہبل، المسوط، دار الفکر بیروت، ط اول ۲۰۰۰ء، ۱۳/۱۳)

۲- جیسا کہ ابن خلدون نے مقدمہ میں، شاہ ولی اللہ نے لہجہ میں، علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں اور بعض دیگر اہل علم نے اپنی تحریروں میں لکھا ہے۔

۳- تاہم اس کی ایک صورت درست مانی جاسکتی ہے اور وہ یہ کہ حدیث کا بواذخیرہ اہل کوفہ کی نگاہ میں تھا، مگر انہوں نے اس میں سے صرف اسی قدر احادیث سے استدلال کیا جو روایات کی صحت و استناد کے بارے میں ان کے قائم کردہ اصولوں پر پورا اترتی تھیں اور جو احادیث ان کے معیار صحت پر پورا نہیں اترتی تھیں ان کی جگہ وہ یقیناً رائے (قیاس و اجتہاد) سے کام لیتے تھے۔ اور یہ ایسے ہی تھا جیسے اہل حجاز ان پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کرتے تھے جن کے بارے میں ان کے پاس ان کے قائم کردہ معیار صحت کے مطابق احادیث موجود نہیں ہوتی تھیں۔ اس بنیاد پر رابیعہؒ کا استعمال دونوں حلقوں میں موجود تھا، البتہ عراق کی تمدنی و ثقافتی زندگی میں پیش آمدہ مسائل (حوادث و مستجدات) کی کثرت انہیں رائے و اجتہاد کی کثرت پر مجبور کرتی تھی (اور یہی چیز انہیں فقہ نقدری کے رجان تک بھی لگتی) جس کی وجہ سے وہ معاصر علمی حلقوں میں اہل الرائے کے لقب سے معروف ہوئے، جبکہ حجاز کی سادہ زندگی میں یہ صورت حال پیدا نہ ہوئی اور نہ ہی رائے کا استعمال کثرت سے ہوا۔ اس لیے عراقیوں کی نسبت انہیں اہل الاثر اہل الحدیث کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ تفصیل کے لیے معاصر عرب محققین کی کتب ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، مثلاً: ڈاکٹر ابو بکر اسماعیل محمد میقاتی الرامی و اثرہ فی مدرستہ المدینہ، (نوسہ الرسالہ، بیروت، ۱۹۸۵ء)، ڈاکٹر محمد بلتاجی کی مناجات التشریع الاسلامی فی القرن الثانی العشر، (جامعہ الامام محمد بن سعود، الرياض، ط ۱۹۷۷ء)، ڈاکٹر محمد یوسف موسیٰ کی تاریخ الفقہ الاسلامی، (دار المعرفہ، قاہرہ، ط دوم)، اور عبد المجید محمود کی الاتجاهات الفقہیہ عند اصحاب الحدیث فی القرن الثالث العشر، (مکتبۃ الخدیجی، قاہرہ، ط ۱۹۷۹ء) اور

- ابوزہرہ کی ائمہ سے متعلقہ کتب۔
- ۴۔ دیکھیے: ابو یوسف، کتاب الاثمار، بیروت، دارالکتب العلمیہ، س، ن۔
- ۵۔ ابو یوسف، کتاب الاثمار، ص ۲۳۳۔
- ۶۔ یہ جالیہ کی جمع ہے۔ اصلاً اس کے معنی گروہ کے ہیں۔ جن ذمیوں کو حضرت عمرؓ نے جزیرۃ العرب سے جلاوطن کیا تھا ان کو اسی مناسبت سے جالیہ کہا جانے لگا۔ پھر یہ لفظ اس جزیرہ کے لیے بولا جانے لگا جو ان سے وصول کیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ ہر طرح کے جزیرہ کو یہی نام دے دیا گیا، خواہ جزیرہ دینے والا کبھی بھی جلاوطن نہ کیا گیا ہو۔ دیکھیے: صدیقی، نجات اللہ، اردو ترجمہ: کتاب الخراج، کراچی: ادارہ دانش و حکمت، س، ن، ص ۱۴۔
- ۷۔ یہاں امام ابو یوسفؒ نے اختصار کے ساتھ صرف اس مرکزی پہلو کی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلیفہ مجھ سے کیا معلومات لینا چاہتے ہیں اور غیر ذلک، کہہ کر باقی چیزوں کی وضاحت نہیں کی، البتہ کتاب کے ان مختلف مقامات پر جہاں ابو یوسفؒ کسی ایک مسئلہ کے اختتام کے بعد کسی دوسرے مسئلے کا آغاز کرتے ہیں، وہاں وہ خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے ان مختلف امور کا ذکر کرتے ہیں جن کے بارے میں خلیفہ نے ان سے معلومات مہیا کرنے کی فرمائش کی تھی۔
- ۸۔ ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، کتاب الخراج، القاہرہ: المطبعۃ السلفیہ، طبع سوم، ھ، ص ۳۔
- ۹۔ ابو زہرہ، ابو حنیفہ، ص ۱۹۷۔
- ۱۰۔ ایضاً، ص ۱۹۹۔
- ۱۱۔ جہاں تک امام ابو یوسفؒ کی تصنیف کے عدم مربوط ہونے کا مسئلہ ہے، تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ایک اور کمی یہ نظر آتی ہے کہ اس میں تاریخی و ارتقائی نقطہ نظر کو ملحوظ نہیں رکھا گیا، جیسا کہ ڈاکٹر حمید اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں: اسلامی مالیات پر ہمارے فقہاء نے نہایت قدیم زمانے سے ہی بہت سی کتابیں لکھی ہیں مثلاً امام ابو یوسفؒ کی کتاب الخراج، یحییٰ ابن آدم القرشی کی کتاب الخراج، ابو عبید قاسم بن سلام کی کتاب الاموال، اور اسی طرح کی اور کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ کئی ایک چھپ بھی چکی ہیں۔ میں ان ساری کتابوں کے مفلون کا پورا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کروں گا کہ ان میں ایک کوتاہی نظر آتی ہے، وہ یہ کہ انہوں نے تاریخی نقطہ نظر کو ملحوظ نہیں رکھا۔ یعنی یہ کبھی نہیں بتایا کہ عہد نبوت میں مالیات کے متعلق ابتدائی صورت یا ہجرت سے پہلے مکہ میں کیا صورت تھی، مدینہ آنے کے بعد ابتداء کیا تھی، رفتہ رفتہ کیا تبدیلی ہوئی اور بالآخر اس نے کیا صورت اختیار کی؟ ان باتوں کا وہ کہیں ذکر نہیں کرتے،۔۔ (حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ط ۲۰۰۵ء، ص ۳۱۹)۔
- ۱۲۔ ان مندرجات کی تفصیل کے لیے دیکھیے: مبشر حسین، "کتاب الخراج ایک تعارفی مطالعہ"، مقالہ در: فکر و نظر، ج ۴۵، ش ۱، (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء)، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔
- ۱۳۔ مثلاً دیکھیے: ابو یوسفؒ، کتاب الخراج، ص ۸۲، ۹۲، ۴۱، ۸۵، ۱۷۱، ۸۳۱، ۳۳۱، ۵۴۱۔
- ۱۴۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مبشر حسین، کتاب الخراج ایک تعارفی مطالعہ، بحوالہ بالہ۔
- ۱۵۔ دیکھیے: ابو یوسفؒ، کتاب الخراج، ص ۶۴، ۸۴، ۱۶۰، ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳

- ۲۰۔ سے تعلقات کی نوعیت، باغیوں سے تعلقات کی نوعیت، وغیرہ۔ دیکھیے: سرخسی، المہبوط ۲/۱۰۔
- ۲۱۔ امام اوزاعی کی کنیت ابو عمرو، نام عبدالرحمن اور والد کا نام عمرو تھا۔ آپ فقہ وحدیث کے کبار ائمہ میں سے تھے۔ زرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد (م ۱۳۹۶ھ) الاعلام دار العلم للملايين (مکتبہ دار العلم)، بیروت، طبع ثانی ۱۹۸۰ء/۳۱/۳۲۰۔
- ۲۲۔ دیکھیے: ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، الروعی سیر الاوزاعی، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، طبع اول، ۱۳۲۱ھ، ص ۴۲۔
- ۲۳۔ اس سلسلہ کی مثالوں کے لیے دیکھیے: ابو یوسف، الروعی سیر الاوزاعی، ص ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۱۰۵۔
- ۲۴۔ دیکھیے: ایضاً، ص ۹۴، ۱۹۔
- ۲۵۔ دیکھیے: ایضاً، ص ۱۱۱۔
- ۲۶۔ ابو یوسف، الروعی سیر الاوزاعی، ص ۹۹۔
- ۲۷۔ ایضاً، ص ۲۱۔ اس سلسلہ میں مزید مثالوں کے لیے دیکھیے: ایضاً، ص ۲۴، ۱۱، ۳۷، ۳۷، ۵۵، ۵۵، ۷۷۔
- ۲۸۔ زرکلی، ج ۶، ص ۱۸۹۔
- ۲۹۔ سرخسی، محمد بن احمد بن ابی بکر، المہبوط، دار الفکر بیروت، ط اول ۲۰۰۰ء، ۳۰/۲۳۲۔
- ۳۰۔ ایضاً۔
- ۳۱۔ ایضاً۔
- ۳۲۔ ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ، مصر: مطبعۃ الوفاء، طبع ۱۳۵۷ھ/مہند لجیہ احیاء المعارف العمومیہ، طبع ۱۳۵۷ھ، ص ۲۲۔
- ۳۳۔ مثلاً دیکھیے: ابو یوسف، اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ، ص ۱۰، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۵۲، ۵۷، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۷، ۷۸، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۹۳، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۵، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱

- ۳۱۔ یہ وہ تعداد ہے جو راقم نے اپنے مطالعہ کی روشنی میں ذکر کی ہے، اب اگر کوئی محقق بوینو کالن کے نسخہ کو بنیاد بنا کر مزید تحقیق کرے تو وہ مرفوع اور موقوف کی علیحدہ تعداد متعین کر سکتا ہے۔
- ۳۲۔ یہ شمار الرحیم اکیڈمی (کراچی) کے طبع کے مطابق ہے۔
- ۳۳۔ مطبوعہ المعارف الشرقیہ، مجتہد بازار، حیدرآباد دکن، ۱۹۶۵ء۔
- ۳۴۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق اس کتاب کی جلد دوم میں ۷۵، احادیث اور ۱۵۱ آثار ہیں، جب کہ جلد سوم ۳۷ احادیث اور ۲۵۷ آثار ہیں اور جلد چہارم میں ۲۳، احادیث اور ۲۶۳ آثار ہیں۔ پہلی جلد کی احادیث و آثار بھی راقم نے شمار کیے تھے مگر سوئے اتفاق کہ وہ نوٹس کہیں گم ہو گئے ہیں۔ یہ وہ تعداد ہے جس سے کوئی فقہاء نے استدلال کیا ہے جبکہ مجازی ذخیرہ حدیث کو یہاں شمار نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں ان میں ایک سو سے زائد وہ احادیث ہیں جو امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی گئی ہیں۔
- ۳۵۔ واضح رہے کہ الجامع الصغیر کے فقہی مسائل ابو یوسف از ابوحنیفہؒ کی سند سے روایت کیے گئے ہیں اسی لیے اسے الجامع الصغیر کہا جاتا ہے جب کہ الجامع الکبیر کو امام محمد نے امام ابو یوسف کی سند کے بغیر خود مستقل طور پر تالیف کیا ہے، اس لیے اسے الجامع الکبیر کہا جاتا ہے۔
- ۳۶۔ یہ نسخہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد سے شائع شدہ ہے۔
- ۳۷۔ بعض جگہ اپنے شیخ سے فقہی اختلاف بھی کیا ہے مثلاً دیکھیے: بذیل حدیث راثر نمبر ۱۳۵، ۱۷۰، ۲۹۴، ۳۲۵، ۳۳۷، ۴۰۳، ۴۹۵، ۵۰۲، ۵۳۰، ۵۶۶، ۶۲۸، ۷۲۲، ۷۸۲، ۷۹۲، ۸۳۲، ۸۴۰۔ (الموطا (بروایت امام محمد)، تحقیق: استاد عبد الوہاب عبد اللطیف، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت)
- ۳۸۔ امام مالک (۹۳-۱۷۹ھ) کی موطا میں امام زرقانی (شارح موطا) کے شمار کے مطابق کل ۱۹۵۵ روایات ہیں جن میں مرفوع روایات: ۷۲۰ ہیں اور ۶۱۳ روایات موقوف (آثار صحابہ) ہیں اور باقی روایات مقطوع (آثار تابعین) ہیں۔
- ۳۹۔ اس لیے کہ عراقی اہل علم توجہ و عمرہ کے لیے بھی اکثر جاز کا سفر کرتے رہتے، نیز مجازی صحابہ سے حدیث کا علم حاصل کرنے کا شوق بھی انہیں جاز جانے پر مجبور کرتا، لیکن مجازی اہل علم کو عراق جانے کا اول توافق ہی کم ہوتا اور دوسرا مانع یہ بھی تھا کہ وہ بالعموم یہ سمجھتے تھے کہ صحابہ کی اکثریت جاز میں رہی ہے اور دین کا مآخذ جاز ہی ہے، اسی لیے امام مالک عمل اہل مدینہ کو بہت اہمیت دیتے تھے اور آپ نے اپنی موطا میں بھی مدینہ سے باہر کے راویوں (ماسوائے چار راویوں) کی روایات کو عدم اطمینان کی وجہ سے جگہ نہیں دی۔ اسی طرح جاز سے باہر آباد ہو جانے والے صحابہ بالخصوص ابن مسعود، حضرت علی وغیرہ کی روایات بھی موطا میں نہایت قلیل ہیں۔